احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 29 مارچ 2003ء 25 محرم 1424 ہجری - 29 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 68

ہفتہ 29 مارچ 2003ء

قبولیت دعا کا گر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابة حدیث نمبر 3304)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سوال: روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے؟

جواب: ''خدا کے فضل سے''۔

سوال: ہمیں کچھ کہنا چاہئے کہ روحانی زندگی ہم کو مل جاوے؟

جواب: ہاں۔ دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے' تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں۔ اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا' جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے۔ جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو' وہ اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے' تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی۔ راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے۔ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے' اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے' آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف چل رہی تھی۔ مورخہ 26 مارچ کو راولپنڈی میں ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب نے انیجوگرافی کی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوگا۔ جس کے لئے ہفتہ 29 / مارچ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب واقف زندگی ہیں۔ اور ایک لمبے عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں بطور سرجن خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے کامیاب آپریشن اور صحت والی فعال زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت مند طلباء کی اعانت فرمائیں

غریب مستحق اور نادار طلباء و طالبات کی مالی امداد کے لئے شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے۔ جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے۔ یہ شعبہ غریب مستحق اور ضرورت مند طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء و طالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ اس شعبہ کے اخراجات مخیّر احباب کے عطیات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت سے پرزور درخواست ہے کہ اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں۔ تا کہ مستحق اور ضرورت مند طلباء تعلیم کے نور سے منور ہو سکیں۔ امداد کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(انچارج امداد طلباء نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1978ء (3)

3 اگست حضور گوٹن برگ سے روانہ ہوئے اور کوپن ہیگن ڈنمارک پہنچے۔

3 تا 6 اگست نائیجیریا میں قرآن کریم کی چھٹی نمائش ہوئی۔

8 اگست حضور کوپن ہیگن سے ہمبرگ تشریف لے گئے۔

9 اگست رشیدہ بیگم صاحبہ کو سانگلہ ہل میں شہید کر دیا گیا۔

11 اگست حضور فرینکفرٹ پہنچے۔

18 اگست حضور کا دورہ فرانس۔

18 اگست سلسلہ کے جید عالم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی کا انتقال۔

19 اگست حضور کی لندن آمد۔

22 اگست ملک محمد انور صاحب کو سانگلہ ہل میں شہید کر دیا گیا۔

28 اگست جماعت قادیان کے مرکزی عہدیدار اور صاحب علم بزرگ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کی وفات۔

7 ستمبر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ربوہ میں ذاتی مکان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

9,8 ستمبر راجوری بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

10,9 ستمبر آسنور بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

15 تا 17 ستمبر تنزانیہ کا دسواں جلسہ سالانہ۔

30 ستمبر، یکم اکتوبر ماریشس میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع۔ انصار اللہ نائیجیریا کا 5واں سالانہ اجتماع۔

یکم اکتوبر قادیان میں پرائیویٹ طور پر نصرت گرلز کالج کا اجراء ہوا۔

11 اکتوبر حضور کی ربوہ آمد۔

20 تا 22 اکتوبر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ خدام کا اجتماع 3 سال بعد دارالعلوم (موجودہ گھوڑ دوڑ) کی گراؤنڈ میں ہوا۔
حضور نے خدام کے اجتماع میں اختتامی خطاب "ہمارے عقائد" کے عنوان سے فرمایا خدام کی حاضری 5500 سے زائد تھی۔ 479 خدام سائیکلوں پر آئے۔

22,21 اکتوبر امروھہ میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

22 اکتوبر تاسک ملایا انڈونیشیا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

27 تا 29 اکتوبر سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ۔

30 اکتوبر مربی سلسلہ اور عالم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز کا انتقال۔

5,4 نومبر مدراس میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

26,25 نومبر ٹرینیڈاڈ میں جماعت کا چوتھا جلسہ سالانہ۔

2 دسمبر ایمسٹرڈم ہالینڈ میں یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔

3,2 دسمبر ماریشس کا جلسہ سالانہ۔

3 دسمبر فجی میں بیت بلال کا افتتاح جو فجی میں ساتویں بیت الذکر تھی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 248)

خالق کائنات کی چہرہ نمائی کا محیر العقول نشان

حضرت منشی عطا محمد صاحب پٹواری (متوفی 11 جولائی 1943ء) کے قلم سے:-

"جب میں غیر احمدی تھا۔ اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا مجھے حضرت صاحب کے متعلق بہت دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا میں نے کہا۔ اچھا میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں۔ اگر وہ کام ہو گیا۔ تو میں سمجھ لونگا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ آپ مسیح موعود اور ولی اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور ولیوں کی دعائیں سنی جاتی ہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے میں چاہوں عطا کرے اور نیچے میں نے لکھدیا کہ میری تین بیویاں ہیں۔ مگر کئی سال ہو گئے آج تک کسی کے اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا۔ کہ مولا کے حضور دعا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں۔ عطا کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ توبہ کریں۔ منشی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی راشی مرتشی ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے جب مسجد میں جا کر ملاں سے پوچھا کہ توبہ کیسی تھی؟ تو لوگوں نے تعجب کیا۔ کہ یہ شیطان مسجد میں کس طرح آ گیا ہے۔ مگر وہ ملاں مجھے جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین صاحب مرحوم احمدی سے پوچھا انہوں نے کہا کہ توبہ بس یہی ہے۔ کہ بد دینی چھوڑ دو۔ حلال کھاؤ نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ اور بیت میں زیادہ آیا جایا کرو۔ یہ سنکر میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ شراب وغیرہ چھوڑ دی۔ اور رشوت بھی بالکل ترک کر دی اور صلوٰۃ و صوم کا پابند ہو گیا۔ چار پانچ ماہ کا عرصہ گذرا ہوگا۔ کہ میں ایک دن گھر گیا۔ تو اپنی بڑی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ پہلے مجھ پر یہ مصیبت تھی۔ کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے میرے اوپر دو بیویاں کیں اب یہ مصیبت آئی ہے کہ میرے حیض آنا بند ہو گیا ہے۔ (گویا اولاد کی کوئی امید ہی نہیں رہی) ان دنوں میں اس کا بھائی امرتسر میں تھانے دار تھا۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دو کہ میں کچھ علاج کرواؤں میں نے کہا وہاں کیا جاؤ گی یہیں دائی کو بلوا کر دکھلاؤ اور اس کا علاج کرواؤ۔ چنانچہ اس نے دائی کو بلوایا اور کہا کہ مجھے کچھ دوا وغیرہ دو۔ دائی نے سرسری دیکھ کر کہا میں تو دوا نہیں دیتی نہ ہاتھ لگاتی ہوں۔ کیونکہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے۔ (یعنی تو تو بانجھ تھی۔ مگر اب تیرے پیٹ میں بچہ معلوم ہوتا ہے پس خدا نے تجھے (نعوذ باللہ) بھول کر حمل کروادیا ہے۔ مؤلف) اور اس نے گھر سے باہر آ کر بھی یہی کہنا شروع کیا۔ کہ خدا بھول گیا ہے۔ مگر میں نے اسے کہا۔ کہ ایسا نہ کہو بلکہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی تھی۔ پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ میں حمل کے پورے آثار ظاہر ہو گئے اور میں نے ارد گرد سب کو کہنا شروع کیا کہ اب دیکھ لینا کہ میرے لڑکا پیدا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت۔ مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ اگر ایسا ہو گیا۔ تو واقعی بڑی کرامت ہے آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ میں اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی۔ چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہو گئے۔ مگر بعض نہیں گئے اور پھر اس واقعہ پر ونجواں کے بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور میں نے بھی بیعت کر لی۔ اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔ میری شادی کو بارہ سال سے زائد ہو گئے تھے اور کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 239 تا 241)

حضرت شیخ عبدالحق کی ولادت کا نشان 1898ء میں رونما ہوا۔ آپ حکومت پاکستان سے ایگزیکٹو انجینئر کے عہدہ سے مارچ 1959ء میں ریٹائر ہوئے جس کے بعد زندگی بھر خدمات سلسلہ میں سرگرم رہے۔ کراچی میں احمدیہ ہال اور کوٹھی حضرت مصلح موعود اپنی نگرانی میں تعمیر کرائی۔ لاہور کے حلقہ دارالذکر کے صدر اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور کے منصب پر بھی فائز رہے۔ چار فرزند اور چار صاحبزادیاں آپ نے یادگار چھوڑیں۔

ایک حیرت انگیز بات یہ بھی ہے کہ جہاں آپ کے والد نے پچانوے سال کی عمر پائی وہاں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت عائشہ بی بی کی وفات ایک سو پانچ سال کی عمر میں 1955ء کے دوران کراچی میں ہوئی۔

(لاہور تاریخ احمدیت صفحہ 393 مولفہ مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ اشاعت دوم)

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

رفقاءِ حضرت مسیح موعود کے جذبۂ عشق و فدائیت کے روح پرور نظارے

ان وجودوں نے حضرت مسیح موعود کی خاطر ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں اور قدم قدم پر صدق وصفا کے نمونے دکھلائے

سہیل احمد ثاقب بسراء صاحب

قسط دوم

حضرت عبداللہ سنوری صاحب

حضرت مسیح موعود کے عشاق اپنے حبیب کے ذکر میں اس قدر مشغول ہو جاتے تھے کہ کھانے، پینے تک کا خیال نہ رہتا تھا، شیخ محمد احمد مظہر صاحب اپنے والد گرامی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کی ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

مولوی عبداللہ صاحب سنوری اولین رفقاء میں سے تھے۔ اور والد صاحب کے یکرنگ دوست تھے بعض دفعہ ملاقات کے لئے کپورتھلہ آ جاتے۔ اور پھر دونوں بیٹھ کر ذکرِ حبیب میں محو ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کو حالات سناتے اور سنتے۔ پرانی باتیں تازہ کرتے۔ اور اس ذکر و گفتگو میں ایسے محو ہو جاتے کہ نہ کھانے کے وقت کا خیال رہتا نہ کسی اور بات کا کبھی آب دیدہ ہو جاتے کبھی زار و قطار روتے۔ اور کبھی بعض باتوں کو یاد کر کے ہنستے اور خوش ہوتے یہ عجیب پر کیف نظارہ ہوتا۔

(رفقائے احمد، جلد 4 ص 18)

اطاعت کی برکت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

میاں عبداللہ صاحب سنوری بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے، حضرت مسیح موعود ان سے کوئی کام لے رہے تھے۔ اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہو گئی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود سے جانے کے لئے اجازت طلب کی۔ تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوا دی۔ مگر محکمہ کی طرف سے جواب آیا کہ اور چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا۔ تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیا۔ کہ میں ابھی نہیں آ سکتا۔ اس پر محکمہ والوں نے انہیں ڈسمس کر دیا۔ چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا۔ وہ یہاں ٹھہرے رہے پھر جب واپس گئے تو محکمہ نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں ڈسمس کیا ہے۔ اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ وہ انہیں ڈسمس کرتا چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور پچھلے مہینوں کی جو وہ قادیان میں گزار گئے تھے۔ تنخواہ بھی مل گئی۔

(الفضل 28 اگست 1941ء)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

ماسٹر صوفی نذیر احمد صاحب رحمانی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ جمعرات کے دن میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دیکھا کہ آپ بیت اقصیٰ کے پرانے حصہ کے ایک ستون سے بازو کا سہارا لئے کافی دیر تک اشکبار رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے درد سے آنسو خود بخود بے اختیاری کے عالم میں گرتے جا رہے ہیں۔ دوسرے روز جمعہ کے دن حضرت مولوی صاحب نے خود ہی اپنے اس طرح رونے کی وجہ بیان فرمائی کہ ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تھا مجھے اس زمانہ کی یاد نے تڑپا دیا اور ضبط نہ کر سکا اس لئے آبدیدہ ہو گیا۔

(سیرت شیر علی ص 133)

میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ

حضرت مسیح موعود کی ذات سے آپ کو عشق تھا۔ ایسا عشق جو نور ایمان اور نور فراست سے لبریز تھا۔ اس عشق و محبت کی ادنیٰ جھلک حضرت مفتی محمد صادق کے بیان فرمودہ اس واقعہ سے بخوبی عیاں ہوتی ہے۔

''ابتدائی ایام میں جب کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہنوز لاہور میں طالب علم تھے۔ اور رخصتوں پر کبھی کبھی قادیان آ جاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر احباب کی مجلس میں آپ نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا:-

''معلوم نہیں حضرت صاحب مجھے پہچانتے بھی ہیں یا نہیں''

اتفاق سے اسی وقت حضرت اقدس مسیح موعود بھی تشریف لے آئے تو حافظ حامد علی صاحب نے حضور سے عرض کی کہ:-

''حضور مجھے آٹا پسوانے جانا ہے میرے ساتھ دوسرا آدمی جائے تو بہتر ہے''

اس پر حضور نے حضرت مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر حافظ حامد علی صاحب سے فرمایا:-

''میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ''

یہ فقرہ سن کر حضرت مولوی صاحب کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ اور اس امر کا بار بار ذکر کرتے کہ حضرت صاحب مجھے پہچانتے ہیں۔ اور میرا نام بھی جانتے ہیں۔

(سیرت شیر علی ص 41-40)

حضور کا جوتا اٹھا لیتے

مکرم فتح محمد سیال صاحب بیان کرتے ہیں:-

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو حضرت مسیح موعود سے عاشقانہ محبت تھی۔ جب دوسرے گریجویٹ اور صاحب حیثیت لوگ حضور کی آمد پر بیٹھے رہتے۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ معمول تھا۔ کہ آپ ادنے سے ادنیٰ خدمت کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے چنانچہ میں نے خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ جب حضرت اقدس بیت الذکر میں تشریف لاتے۔ تو حضرت مولوی صاحب اس عشق و محبت سے معمور دل کے ساتھ آگے بڑھ کر حضور کا جوتا اٹھا لیتے۔ اور نماز سے فراغت کے بعد جب حضور رخصت ہونے لگتے تو حضور کو جوتا پہنانے میں ایک سرور کی کیفیت محسوس کرتے۔

حضور کے ساتھ حضرت مولوی صاحب کے اس گہرے روحانی تعلق کا راز ایک دفعہ بذریعہ رویا مجھ پر واضح کیا گیا۔

1935ء میں مجھے رویا میں حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور کی شکل مجھے بالکل حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طرح نظر آئی۔ البتہ حضور کا قد اس وقت اتنا لمبا تھا کہ جب میں نے معانقہ کیا۔ تو میرا سر حضور کے پیٹ کے برابر آیا۔ میں نے دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضور خاموش رہے۔ اس سے مجھے گھبراہٹ سی محسوس ہوئی۔ اور میں نے جھک کر اور حضور کے گھٹنوں کو چھو کر جب دوبارہ دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا ''جنگل کے برہمنوں کو بھلانا نہیں'' یعنی دیہات میں جو غریب اور مفلوک الحال لوگ رہتے ہیں۔ ان کی ضروریات سے لاپرواہی نہیں برتنی۔ گویا دعا کے لئے یہ شرط تھی، برہمن کے لفظ کے معنی عباداللہ ہیں یعنی اللہ والے یہ رویاء کے عجائبات میں سے ہے کہ رویا میں حضرت اقدس کی ظاہری شکل حضرت مولوی صاحب سے مشابہ تھی لیکن میں خواب میں اسے حضرت مسیح موعود کی زیارت ہی سمجھتا ہوں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو چونکہ حضرت مسیح موعود سے بے انتہا محبت تھی۔ اس لئے یہ رویا اس تعلق کا آئینہ دار تھا۔ جیسا کہ بعض دوستوں کو حضرت اقدس مسیح موعود کی زیارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شکل میں ہوئی۔ (سیرت شیر علی ص 295،294)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو حضرت مصلح موعود کے معالج خاص تھے، حضرت مسیح موعود کے مخلصین میں سے تھے، آپ اپنی ہی زبانی حضرت مسیح موعود کے شوق دیدار کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں:-

''جب میری عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو میرے دل کو شوق دیدار یار نے پکڑ لیا اور مولیٰ کے حضور گریہ وبکا کرنے پر مجبور کر دیا چنانچہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کی تو کچھ دنوں بعد رویا ہوئی۔

''میں دیکھتا ہوں کہ اپنی (بیت الذکر) کے حجرے میں لیٹا ہوا ہوں اور وہ ماہ خوباں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہے نظر پڑتے ہی فرط محبت سے چارپائی سے اٹھ کر اپنے شفیق اور مہربان اور ماں باپ سے زیادہ پیارے باپ کو لپٹ جاتا ہوں اور رونے لگ جاتا ہوں اور اس طرح پر اعلیٰ لذات اور تسکین حاصل کرتا ہوں''

اس پاک اور سچی رویا کو دیکھے ابھی ایک دو ماہ ہی گزرے تھے کہ اگست 1905ء میں مجھے قادیان جانا اور پہلی مرتبہ پیارے آقا کی زیارت کرنا، حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنا اور پاؤں دبانے کی عزت حاصل کرنا اور دس روز تک وہاں قیام کرنا نصیب ہوتا ہے یہ کوئی دعا نہ تھی بلکہ نار عشق کی بھڑک تھی جس نے اس قدر اثر دکھایا کہ مجھ ناچیز وفادار کو کوچۂ یار میں پہنچا دیا۔ (رفقائے احمد جلد 8 ص 87)

حضرت حافظ معین الدین صاحب

حضرت حافظ معین الدین صاحب، حضرت مسیح موعود کے فدائی رفقاء میں سے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی ہر آواز پر لبیک کہتے۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب، حافظ صاحب کی اسی خوبی

کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے ان کو قبض دائمی کی ایک شکایت پیدا ہوگئی تھی اور حضرت مسیح موعود نے ان کو دودھ پینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور خود حضرت مسیح موعود حافظ صاحب کو دودھ کے لئے کچھ نقد دیا کرتے تھے۔

حافظ صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت صاحب کو میرا بہت خیال رہتا ہے اور یہ واقعہ بتایا کہ جب میں نے قبض کی بیحد شکایت کی اور آپ نے دودھ تجویز فرمایا تو خود ہی کہا کہ حافظ صاحب ایک سیر دودھ روزانہ پیا کرو۔ حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا۔ مگر میں سوچتا ہوں کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں کہ حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحب پیسے مجھ سے لے لیا کرو اور کچھ نقد بھی دے دیا اور ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے۔ چنانچہ حافظ صاحب جب تک قادیان رہے اس کا برابر التزام رکھتے اور خدا تعالیٰ سامان کر دیتا تھا۔ یہ دودھ صرف اس لئے پیتے تھے کہ حضرت صاحب نے حکم دیا تھا ہر روز ایک سیر پیا کر۔ انہوں نے بارہا کہا کہ حضرت صاحب حکم نہ دیتے تو نہ پیتا۔ اور حضرت صاحب سے جو کچھ سنتے تھے اس پر عمل کرنے کا جوش ان میں بہت پایا جاتا تھا۔

(رفقائے احمد جلد 13 ص 293)

حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں

حضرت حافظ معین الدین صاحب کی فدائیت کا ایک اور واقعہ حضرت عرفانی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمایئے۔

''حضرت حافظ معین الدین اس فدائیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کا معمول تھا کہ ہر روز بلاناغہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گھنٹوں آپ کی چاپی کرتے رہتے۔ چونکہ کثرت کام اور قلت آرام کی وجہ سے ایک کوفت ہو جانی لازمی امر ہے۔ اگرچہ حضرت صاحب کبھی اس کو عام طور پر محسوس نہ فرماتے مگر کوفت ہو جاتی تھی اور اس کے ساتھ ہی آپ عام طور پر بیمار بھی رہتے تھے۔ گو دوسرے آدمی اس کو نہ سمجھ سکیں۔ اس لئے حافظ صاحب نے اپنا معمول قرار دیا تھا کہ آپ کی خدمت کے لئے جا پہنچتے بارش ہو، آندھی ہو خود حافظ صاحب معمولی طور پر بیمار ہوں مگر جاتے اور ضرور جاتے اور اس سے غافل نہ ہوتے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے حافظ صاحب سے کہا کہ حافظ! کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ حافظ صاحب نہ تو شاعر تھے اور نہ کوئی خوشگوار آواز مگر یہ محسوس کر کے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کچھ پنجابی کے پرانے بیت سناتے رہے۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ ہدایت اللہ شاعر کے کچھ شعر میں نے سنائے۔ اب حافظ صاحب کا معمول ہوگیا کہ جہاں چاپی کرتے وہاں کچھ شعر بھی سناتے اور حضرت صاحب خاموش رہتے۔ حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اب ان کے اس شوق نے ترقی کی اور ہر روز کچھ نہ کچھ شعر حفظ کرتے۔ کبھی دیوان حافظ کے شعر صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے پاس جا کر یاد کرتے۔ ایک دو مرتبہ میرے پاس بھی آئے کہ کچھ شعر بتاؤ۔ میں نے جب وجہ پوچھی تو کس محبت اور سرور سے فرمایا کہ میں جب پڑھتا ہوں تو حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں''۔

(رفقائے احمد جلد 13 ص 298)

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب

مباحثہ دہلی کے بعد حضرت مسیح موعود نے لاہور میں کئی روز تک قیام رکھا۔ اس قیام کے دوران بیعت کرنے والوں میں ایک نام حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کا ہے۔ حضرت بیگ صاحب اپنی بیعت کا حال یوں بیان کرتے ہیں:-

میں دو تین روز حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور لوگوں کے ساتھ حضور کی گفتگو سنتا رہا۔ 5 فروری 1892ء کو اسلامیہ ہائی اسکول کہ جہاں میں پڑھتا تھا، چار بجے بعد دوپہر واپس آیا، تو حضرت مسیح موعود کی قیامگاہ پر پہنچا وہاں دو رکعت نماز پڑھی، جس میں ایسا خشوع وخضوع اور حضور قلب میسر آیا، کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ طبیعت میں بے حد رقت تھی، اور آنکھوں میں آنسو، حضرت اقدس مسیح موعود اس وقت بالا خانہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ میرا دل تڑپتا تھا کہ اس صادق مرسل من اللہ کی فوراً بیعت کرلوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ کس طرح حضور کی خدمت میں پہنچوں۔ دل قابو میں نہ تھا۔ یہاں تک کہ بلند آواز سے رونے تک نوبت پہنچی، اور ہچکی بندھ گئی ایک ہم جماعت بھی میرے ساتھ تھا۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر مرزا اسمٰعیل صاحب پریس مین وملازم حضرت اقدس نیچے اترے تو ان سے کہا کہ ہم دونوں طالب علم اس وقت حضرت سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں حضور نے نہایت کرم سے دونوں کو اپنے پاس بالا خانہ میں بلا لیا۔ میں نے عرض کی کہ ہم دونوں بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے ہماری درخواست منظور کی پہلے میرے ہم جماعت کو بیعت کے لئے اندر بلایا (ان دنوں ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ بیعت لیا کرتے تھے اور دس شرائط بیعت میں سے ہر ایک کی نسبت تفصیل وار بیان کر کے اس پر کاربند رہنے کے لئے اقرار لیا کرتے تھے) جس وقت میرا ہم جماعت اندر بیعت کر رہا تھا، میرے دل میں تضرع اور خشیت اللہ نے اور بھی زور کیا۔ اس وقت تین چار دفعہ میری آنکھوں کے سامنے بجلی کی طرح ایک نور کی چمک نظر آئی۔ پھر حضرت اقدس نے مجھے بیعت کے لئے اپنے پاس اندر بلا لیا۔ جب مجھے حضور نے دیکھا تو فرمایا کہ ''تمہارے چہرہ سے رشد اور سعادت ٹپکتی ہے'' پھر پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔ جواب پر (چونکہ حضور والد صاحب اور خاندان کو جانتے تھے) فرمایا کہ تم تو ہمارے قریبی ہو۔ پھر بیعت لی۔ بیعت کرنے سے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے نور اندر بھر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایک روز قبل بیعت کر چکے تھے۔

(ریویو آف ریلیجنز فروری 1947ء ص 37)

حاضر ہونے کی تڑپ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کی اتنی تڑپ تھی، کہ کوئی مہینہ نہ گزرتا تھا جس میں ایک دو مرتبہ حضور کی زیارت سے مشرف نہ ہوآتے تھے۔ جب دو چار روز کی رخصت ہوتی قادیان جا گزارتے۔ اسی طرح موسم گرما کی دو اڑھائی ماہ کی تعطیلات کا اکثر حصہ بھی حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن میں شامل ہوتے تھے۔ اسی طرح آپ نے قریباً سارے قرآن مجید کی تفسیر پر عبور حاصل کرلیا تھا۔ حضرت اقدس موسم گرما میں جب ڈیوڑھی کے باہر مسقف کوچہ میں آرام کرتے، تو مرحوم پاؤں اور بدن دابتے بارہا مرحوم نے حضور کی کمر کو بوسہ دیا۔ اور ان کی عادت تھی کہ بوسہ دیتے اور جسم دابتے وقت تضرع کے ساتھ اپنے لئے دعا بھی کرتے تھے۔

مرحوم حضور کے پرانے کپڑے اور بال تبرکاً اپنے پاس رکھتے، اور حضور کے لئے نئی رومی ٹوپی لاتے، اور پرانی خود لے لیتے مجلس میں حضور کے سب سے زیادہ قریب بیٹھتے، اور ٹکٹکی لگا کر چہرہ مبارک دیکھتے اور پاؤں یا بازو یا کمر وغیرہ دباتے اور درود واستغفار پڑھتے رہتے۔ حضور کوئی تقریر تقویٰ وطہارت کے متعلق فرماتے تو مرحوم کا پیراہن آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ جسم دباتے دباتے مرحوم حضور کے شانہ پر سر رکھ کر روتے رہتے لیکن حضور اس وجہ سے کبھی کشیدہ خاطر نہ ہوتے اور دبانے سے منع نہ فرماتے۔

(ریویو آف ریلیجنز، مارچ 1947ء ص 50-51)

حضرت مولوی برہان الدین جہلمی

حضرت اقدس مسیح موعود ایک بار سیالکوٹ سے تشریف لے جانے لگے اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی آپ کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔

جب حضرت صاحب چلے گئے تو بعد میں بعض شریروں نے حضرت مولوی صاحب کی بے عزتی کی حتیٰ کہ منہ میں گوبر ٹھونس دیا۔ اس پر مولوی صاحب پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور مخالفین کو کوسنے کی بجائے آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا:-

''او برہانا ایہہ نعمتاں کتھوں''

یعنی اے برہان الدین یہ نعمتیں روز روز اور ہر شخص کو کہاں نصیب ہوتی ہیں۔

یہ کیسا عشق کا بلند مقام ہے کہ معشوق کی خاطر گوبر تک کی نہ پرواہ کی۔

(ماہنامہ انصار اللہ فروری 1974ء ص 36)

پا اے مائیں پا

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی طبیعت میں تصوف کا رنگ تھا۔ بہت بڑے عالم ہونے کے باوصف بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے عشق میں بالکل گداز تھے اور حضور سے اپنے تعلق کو فدائیت اور جاں نثاری کے لحاظ سے بلند معیار تک لے گئے تھے۔ حضرت اقدس سیر کے بعد جب واپس گھر کی طرف آتے تو آپ آگے بڑھ کر حضور کی نعلین مبارک اپنے کندھے والی چادر سے صاف کر دیتے۔ مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی سنایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کا اخلاص جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ 1904ء میں حضرت اقدس جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو مولوی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے حضور ایک مرتبہ باں خدام کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے کہ کسی عورت نے کھڑکی سے حضور پر راکھ ڈالی۔ حضور آگے نکل چکے تھے۔ اس لئے راکھ مولوی صاحب کے سر پر پڑی۔ اس بظاہر ذلیل کرنے والے فعل سے مولوی صاحب کی روح وجد میں آگئی اور انہوں نے محویت کے عالم میں پنجابی میں کہا:-

''پا اے مائیں پا''

یعنی اے محترمہ! اور راکھ ڈالو تا حق کے راستہ میں اس قسم کے سلوک سے میں پوری طرح لطف اندوز ہوسکوں۔ (ماہنامہ انصار اللہ فروری 1974ء ص 37)

پیلی کے گھر نارائن

جب حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم آئے تو آپ نے حضرت مولوی برہان الدین جہلمی کے ہاں قیام فرمایا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی خوشیوں کا اس دن کوئی ٹھکانہ نہ تھا، آپ اس دن ضعیف العمری کے باوجود کمر کے ساتھ چادر باندھے حضرت صاحب کی گاڑی کے آگے آگے یہ کہتے جاتے تھے کہ پیلی کے گھر نارائن آیا ہے۔ یعنی چیونٹی کے گھر بروز خدا آیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 275)

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی صاحب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور آنا تھا۔ چنانچہ مقدمہ کی تاریخ سے ایک دو روز قبل اس قدر بارش ہوئی کہ راستہ ناقابل گزر اور دشوار بن گیا اور سڑک پر سیلاب جاری ہوگیا۔

احباب گورداسپور نے اس امر کو بھانپتے ہوئے کہ راستہ کی دشواری کی وجہ سے حضرت صاحب کو گورداسپور آتے ہوئے تکلیف ہوگی، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو قادیان اطلاع کے لئے بھیجا کہ حضرت صاحب قادیان میں ہی مقیم رہیں، گورداسپور کا راستہ بہت خراب ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی گلے تک پانی میں سے گزر کر اپنے محبوب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور راستہ کی دشواری کا حال بتایا۔ مگر اس وقت حضرت صاحب قادیان سے باہر نکل چکے تھے۔ آپ نے سن کر فرمایا کہ جب نبی کمر باندھ لیتے ہیں تو کھولتے نہیں اور وہ اپنا عزم توڑتے نہیں۔

(الحکم 28 جون 1918ء)

تعارف ہومیو پیتھک کلینک لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد جب M.T.A کا آغاز ہوا تو آپ نے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے M.T.A پر ہومیو پیتھی لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا- ان لیکچرز کی وجہ سے جہاں جماعت میں وسیع طور پر اس طریقہ علاج کی اشاعت ہوئی وہاں اقوام عالم میں بھی یہ طریقہ علاج متعارف ہوا- اپنے لیکچرز کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں احباب جماعت کو اس کثیر الفوائد طریقہ علاج سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی وہاں اس طریقہ علاج کو رائج کرنے اور اس میدان میں تحقیق کرنے کی بھی ترغیب دلائی-

چنانچہ سیدنا حضور ایدہ اللہ کی ہدایات پر 1990ء کی دھائی کے وسط سے لجنہ ربوہ نے ایک ہومیو پیتھک کلینک اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے لئے کوششیں شروع کر دیں- 15 دسمبر 1996ء سے اس کلینک نے کام شروع کر دیا- اور اس کا باقاعدہ افتتاح حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے 30 دسمبر 1996ء کو کیا-

اب جبکہ اس کلینک کی باقاعدہ عمارت بن رہی ہے مجلس عاملہ لجنہ ربوہ نے اس کے لئے ''نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ'' نام کی سفارش کی ہے- جس کو حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا- کلینک کے معاملات باحسن چلانے کے لئے نیز نقائص کو دور کرنے کے لئے ابتداء سے ہی ایک 5 رکنی ایگزیکٹیو (Executive) کمیٹی بنا دی گئی تھی جس کی ممبرات اس طرح ہیں-

مکرمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ ربوہ بطور نگران اعلیٰ' مکرمہ نائبہ صدر صاحبہ لجنہ ربوہ' مکرمہ سیکرٹری مال صاحبہ لجنہ ربوہ' مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ ربوہ' مکرمہ انچارج کلینک صاحبہ' اس ٹیم کی میٹنگز باقاعدگی سے ہوتی رہیں-

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اس کلینک کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد ہومیو پیتھک طریقہ علاج پر تحقیق بھی تھا- اس لئے آغاز میں ہی علم الابدان کے نام سے ایک لائبریری بھی قائم کی گئی- ایک ہومیو پیتھی رسالہ بھی جاری کیا گیا- جس سے کارکنات استفادہ کرتی ہیں- یہ کلینک کلیتاً ممبرات لجنہ ربوہ مقامی کے عطیات پر چلایا جا رہا ہے- جس کی باقاعدہ ہر سال نظارت مال آمد سے اجازت لی جاتی ہے-

طریقہ علاج

یہاں پر علاج مکمل طور پر فری ہے- مریضوں کا ایک باضابطہ طریق پر علاج ہوتا ہے- باقاعدہ پرچی کا اجراء کیا جاتا ہے- مریض کی رجسٹریشن کی جاتی ہے- اس کا مکمل ریکارڈ رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے- اور تحریری نسخہ دیا جاتا ہے- جس پر بیماری کی تشخیص اور ادویات کے نام لکھے ہوتے ہیں- آغاز سے لے کر دسمبر 2002ء تک کل 77,247 مریض اس کلینک سے استفادہ کر چکے ہیں- ان کے علاج پر مبلغ -/302583 روپے رقم خرچ ہوئی ایک محتاط اندازے کے مطابق 20 سے 25 فیصد مریض بیرون از ربوہ سے تشریف لاتے ہیں جو ریکارڈ کے مطابق چنیوٹ' جھنگ' سیالکوٹ' فیصل آباد' راولپنڈی' لاہور' سرگودھا' لیہ' احمد نگر' حافظ آباد' اسلام آباد' بھلوال' شیخوپورہ' پشاور اور ضلع سرگودھا کے مختلف چکوں سے تشریف لاتے ہیں- بعض ان میں سے دارالضیافت کی سہولت سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں- ان کے علاوہ ربوہ کے مضافاتی دیہاتوں مثلاً برجی- چھنیاں- کوٹ امیر شاہ وغیرہ سے بھی بکثرت مریض آتے ہیں- ان میں سے اوسطاً 10 فیصد مریض غیر از جماعت ہوتے ہیں- بعض اوقات بیرون از پاکستان سے اور پاکستان میں سے بھی دور دراز علاقہ جات کے مریض بھی یہاں آتے ہیں-

عملہ کلینک

1997ء سے لے کر 2003ء تک مختلف اوقات میں 50 کارکنات نے یہاں خدمت کی- آج کل ایک 16 رکنی ٹیم مختلف ذمہ داریاں انجام دے رہی ہے- ان میں سے چار کوالیفائیڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹرز ہیں- باقی ممبرات دیگر فرائض مثلاً پرچی کا اجراء کرنا ڈسپنسنگ اور انٹری کرنا وغیرہ سرانجام دیتی ہیں- اس کلینک میں کام کرنے والی تمام کارکنات طوعی طور پر خدمت سرانجام دیتی ہیں- اس کی نگران اعلیٰ آغاز سے آج تک صدر صاحبہ لجنہ ربوہ حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ ہیں- آپ ہر جمعرات کو کلینک میں مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات تجویز فرماتی ہیں- اس کلینک کی سب سے پہلی انچارج مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ تھیں جنہوں نے بڑی محنت اور عزم سے اس کو جاری کیا اور محنتی اور مخلص کارکنات کی ایک ٹیم تیار کی- جولائی 1998ء سے مکرمہ ریحانہ فوزیہ صاحبہ انچارج مقرر ہوئیں- شادی کے بعد وہ بیرون ملک تشریف لے گئیں- آج کل اس کی انچارج مکرمہ نعیمہ سعید صاحبہ ہیں- جو فروری 1999ء سے اس ذمہ داری کو احسن طریق پر نبھا رہی ہیں- کلینک کی کارکنات کا علم بڑھانے کی غرض سے مکرمہ نگران اعلیٰ صاحبہ قبل ازیں بڑی باقاعدگی سے لیکچرز دیتی رہی ہیں- جس میں ممبرات کو مریض کے معائنہ کا طریقہ- مختلف بیماریوں کا تعارف- مرض کا تجزیہ کرنا وغیرہ سکھایا جاتا رہا ہے- اس کے علاوہ انچارج کلینک کے زیر نگرانی ہفتہ میں ایک بار باقاعدگی سے ممبرات ٹیم کلینک کی ایک کلاس ہوتی ہے- جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''ہومیو پیتھی علاج بالمثل'' پڑھائی جاتی ہے-

خدمت کا دائرہ کار

اس کلینک کے ذریعہ بڑی وسیع خدمت کی جاتی ہے- خدا کے فضل سے لجنہ ربوہ کو بیرون ربوہ بکثرت میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملتی ہے- حلقہ جات کو فری ہومیو پیتھک میڈیکل باکس بنا کر دیئے جاتے ہیں- خدا کے فضل سے ان کیمپس کے ذریعہ ہومیو پیتھی طریقہ علاج قرب و جوار اور دور دراز کے دیہاتوں میں بڑی تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے- خواتین خاص طور پر ہومیو پیتھک ادویات کے لئے تقاضا کرتی ہیں- اس طرح ہزار ہا مریضوں کا علاج ان Boxes کے ذریعہ کیا جا چکا ہے- یہ مریض زیادہ تر غیر از جماعت ہوتے ہیں- اس قسم کے 35 باکس بنا کر حلقہ جات کو دیئے گئے- اہم مواقع پر فرسٹ ایڈ کی غرض سے کلینک کی کارکنات کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے- مثلاً لجنہ اماء اللہ کی کھیلوں کے موقع پر- اجتماع- اور دیگر تربیتی جلسہ جات اور رمضان المبارک میں بیت اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے مواقع پر-

وقتاً فوقتاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو جو بعض ادویات استعمال کرنے کی تحریر فرماتے ہیں- وہ بھی وسیع طور پر ممبرات ربوہ کو یہاں سے مہیا کی جاتی ہیں- مثلاً ایٹمی تابکاری سے بچاؤ کی ادویات- انتھریکس (Anthrax) سے بچاؤ کی دوا- ایلومینیم کے بداثرات سے نجات کی دوا وغیرہ بڑی کثرت سے تقسیم کی گئیں- اسی طرح شدید موسم گرما میں لو سے بچاؤ کی دوا دفتر لجنہ میں آنے والی تقریباً ہر ممبر کو دی جاتی ہے- اسی طرح دعوت الی اللہ کی غرض سے دورے کرنے والی داعیات بھی بکثرت یہ دوائی دورہ جات میں یہاں سے لے جا کر استعمال کرتی ہیں-

باقی صفحہ 6 پر

تقریب سنگ بنیاد

نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک و ریسرچ انسٹیٹیوٹ

19 فروری 2003ء کو احاطہ دفتر لجنہ میں لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام چلائے جانے والے ہومیو پیتھک کلینک کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے- اس تقریب کے انعقاد سے ایک دن قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بذریعہ فیکس اطلاع بھجوائی گئی تھی نیز اس کلینک کا نام ''نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک و ریسرچ انسٹیٹیوٹ'' رکھے جانے کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی تھی- الحمدللہ کہ حضور ایدہ اللہ نے اس نام کی منظوری عطا فرمائی- خواتین کے لئے دفتر لجنہ پاکستان میں اور مرد مہمانوں کے لئے دفتر لجنہ مقامی ربوہ میں انتظام کیا گیا تھا-

تقریب کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا- پھر درثمین سے نظم پیش کی گئی- جس کے بعد حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصولہ فیکس پڑھ کر سنائی اس کے بعد کلینک کا تعارف و رپورٹ پیش کی گئی-

اس کلینک کے لئے جو عمارت تعمیر کی جا رہی ہے- اس کا مسقف حصہ 2600 مربع فٹ ہوگا- اس پر لاگت کا تخمینہ بارہ لاکھ روپے لگایا گیا ہے- امید ہے اللہ کے فضل سے یہ عمارت اگلے 6 ماہ میں مکمل ہو جائے گی-

تعارف و رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مقام تعمیر پر تشریف لا کر سنگ بنیاد رکھا- ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جماعت قادیان کی نمائندگی کرتے ہوئے اینٹ رکھی- پھر درج ذیل معزز خواتین نے سنگ بنیاد رکھے-

1- صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان-

2- صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ-

3- سابق صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ مکرمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

4- خاندان حضرت مسیح موعود کی نمائندہ کے طور پر مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مرحوم-

5- لجنہ اماء اللہ قادیان کی نمائندہ مکرمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب-

6- سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ محترمہ امۃ السبوح صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب-

7- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان-

8- مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ و بقیہ ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی و انچارج ہومیو پیتھک کلینک لجنہ ربوہ مقامی-

سنگ بنیاد کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی- آخر پر سب مہمانوں و حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی- تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو بہت بابرکت اور نافع الناس بنائے- اور تعمیر کے تمام مراحل بخیر و خوبی انجام پائیں- (آمین)

بقیہ صفحہ 5

تعارف عمارت

ابھی تک یہ کلینک دفتر لجنہ ربوہ مقامی کے صرف ایک کمرہ اور برآمدے کے کچھ حصہ میں کام کر رہا ہے- یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کی ابتداء تو بہت ہی غریبانہ تھی- دفتر لجنہ ربوہ مقامی کی عمارت کے اوپر کے برآمدے کے ایک چھوٹے سے حصے سے اس کا آغاز ہوا تھا- آج کل صرف ایک کمرہ میں ہی ڈاکٹرز بیٹھتی ہیں- وہاں ہی معائنہ ہوتا ہے اور وہیں ڈسپنسری ہے- اور دوائیں سٹور بھی کی جاتی ہیں- برآمدے کے ایک حصے میں چند بینچ رکھ کر مریضوں کے بیٹھنے کی جگہ بنائی ہوئی ہے- جس سے بعض اوقات دفتر کے انتظامی امور میں دقت پیش آتی ہے-

آج کل مریضوں کی روزانہ اوسط آمد پچاس سے ستر ہے- شدید گرمی اور سردی میں مجبوراً اکثر مریضوں کو باہر بٹھایا جاتا ہے- جو کہ کافی تکلیف دہ چیز ہے- ابتداء سے ہی خواہش اور کوشش تھی کہ مریضوں کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنے کے لئے نیز تحقیق کی غرض سے کلینک کی علیحدہ عمارت بنائی جائے- چنانچہ 2002ء کے آغاز میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ پاکستان کی اجازت سے دفتر لجنہ ربوہ مقامی کی عمارت سے ملحقہ جگہ اس کلینک کے لئے حاصل کی گئی مجوزہ جگہ پر پانی کا ایک بڑا ٹینک تھا- جس کو متبادل جگہ پر منتقل کروایا گیا یہ ایک مشکل مرحلہ تھا جس پر کافی وقت صرف ہوا نئی عمارت جس کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس کی مسقف جگہ Covered area انشاء اللہ تعالیٰ 2600 مربع فٹ ہوگی- اپنی آسانی کے لئے ہم اسے تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں- پہلے 'Basement' جو کہ 730 مربع فٹ پر مشتمل ہے- یہ جگہ لائبریری کے لئے نیز مریضوں کے ریکارڈز کی فائلوں کے لئے' دواؤں کے سٹور کے لئے اور ہومیوپیتھی پر تحقیق کرنے کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ ہے- اس کے اوپر گراؤنڈ فلور ہوگا- جو کہ 935 مربع فٹ پر مشتمل ہوگا- یہ جگہ مریضوں کے بیٹھنے کے لئے- ڈاکٹروں کے معائنہ روم کے لئے اور ڈسپنسری کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ ہے- ایک وقت میں 90 مریضوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی- دو ڈاکٹرز علیحدہ کمروں میں بیک وقت مریضوں کا معائنہ کر سکیں گے- 6- افراد ڈسپنسری میں کام کر سکیں گے- اس کے اوپر فرسٹ فلور تعمیر کیا جائے گا- یہ بھی 935 مربع فٹ کا ہوگا- اس میں ایک میٹنگ روم ہوگا اور بچوں کی نرسری بنانے کا ارادہ ہے- اس عمارت کی تعمیر پر کل خرچ کا تخمینہ مبلغ 12 لاکھ روپے لگایا گیا ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عمارت 6 ماہ میں مکمل ہو جائے گی اس کے لئے ممبرات لجنہ ربوہ سے عطیات وصول کئے جا رہے ہیں- جن کے جمع کرنے کی اجازت قبل ازیں حاصل کی جا چکی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی تعمیر کے تمام مراحل بخیر و خوبی انجام دینے کی توفیق دے- اسے نافع الناس بنائے اور لجنہ ربوہ کی ممبرات اور کارکنات کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے- آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34719 میں کلیم احمد ولد نذر محمد قوم گوجر پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نندھیری ضلع کوٹلی AK بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3400 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- العبد کلیم احمد ولد نذر محمد نندھیری ضلع کوٹلی AK گواہ شد نمبر 1 عاصم ضیاء باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد طاہر ولد غلام رسول کوارٹر نمبر 117 تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 34720 میں انوار الحق ولد محمد ظفر اللہ خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد انوار الحق ولد محمد ظفر اللہ خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم وصیت نمبر 30669 گواہ شد نمبر 2 احمد زکریا ولد راجہ محمود احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 34721 میں احمد زکریا ولد راجہ محمود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد احمد زکریا ولد راجہ محمود احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم وصیت نمبر 30669 گواہ شد نمبر 2 عبداللہ وھاب وصیت نمبر 29048

مسل نمبر 34722 میں محمد حمید اللہ قریشی ولد قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ریٹائرڈ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان برقبہ 5 مرلے واقع سمن آباد لاہور مالیتی -/1000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/5517 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد حمید اللہ قریشی ولد قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد نعیم وصیت نمبر 19376 گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد شمس وصیت نمبر 25389

مسل نمبر 34723 میں وجیع اللہ ولد شیخ کریم اللہ قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد وجیع اللہ ولد شیخ کریم اللہ ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین وصیت نمبر 32037 گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس وصیت نمبر 28806

مسل نمبر 34724 میں میاں محمد اسلم ولد میاں محمد شفیع قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد میاں محمد اسلم ولد میاں محمد شفیع ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 صوفی محمد اکرم وصیت نمبر 31986 گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالرشید وصیت نمبر 24719

مسل نمبر 34726 میں انیل علی خان ولد سکندر علی خان قوم خان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد انیل علی خان ولد سکندر علی خان ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین وصیت نمبر 32037

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرمہ کلثوم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالکریم صاحب مرحوم کراچی سے تحریر کرتی ہیں کہ گزشتہ دنوں میرے دل کا کامیاب بائی پاس آپریشن ہوا حضور انور اور احباب کی دعاؤں سے صحت یاب ہو رہی ہوں۔ میں ان تمام احباب اور بہنوں کی دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا میری عیادت کی اور میری تیمارداری میں میری خدمت کی۔

میری درخواست ہے کہ اب بھی مجھے اور میری اولاد کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

✿ مکرم فرید احمد صاحب کارکن الفضل کی ہمشیرہ مکرمہ راشدہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب آف جھنگ چند روز سے شدید علیل ہیں۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم چوہدری طفیل محمد صاحب دارالعلوم ربوہ فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم فرید احمد چوہدری صاحب گلبرگ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب فیروز پوری مورخہ 24 فروری 2003ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ اسی شام ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر 26 فروری کو بیت المبارک میں ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم مختلف جماعتی عہدوں پر محلہ دارالرحمت شرقی میں کام کرتے رہے اور بیت دا جکی کی تعمیر نو میں اہم کردار ادا کیا۔ اور مخلص داعی الی اللہ تھے مرحوم میاں اکبر علی صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور کے بڑے داماد تھے اور ڈاکٹر عبدالکریم سابق امیر ضلع ملتان کے بھانجے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مجلس نابینا کا اجلاس

✿ 23 مارچ 2003ء کو اس دن کی مناسبت اور اہمیت کے پیش نظر مجلس نابینا ربوہ کا اجلاس ہوا جس میں مکرم محمد الیاس اکبر صاحب و مکرم عبدالحمید خلیق صاحب، مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب اور مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے تقاریر کیں۔ 15 اراکین نے اس علمی نشست سے فائدہ اٹھایا۔ دعا کے بعد شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ضرورت انسپکٹر ادارہ الفضل

✿ ادارہ الفضل کو وصولی اشتہارات و چندہ جات کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ اہلیت کم از کم ایف اے ضروری ہے۔ 35 سے 40 سال کی عمر کے افراد صدر/امیر صاحب کی تصدیقی چٹھی کے ساتھ 5/ اپریل تک رابطہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 30/ مارچ 2003ء

- 12-15 a.m عربی سروس
- 1-15 a.m یسرنا القرآن
- 1-45 a.m مجلس سوال وجواب
- 2-45 a.m چلڈرنز کلاس
- 3-45 a.m جرمن ملاقات
- 5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، سیرت النبی، عالمی خبریں
- 6-00 a.m چلڈرنز کلاس 29 مارچ 2003ء
- 7-00 a.m مجلس سوال وجواب
- 7-55 a.m گفتگو
- 8-35 a.m خطبہ جمعہ
- 9-20 a.m کوئز پروگرام
- 10-00 a.m لجنہ ملاقات
- 11-05 a.m تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
- 11-30 a.m سپینش سروس
- 12-45 p.m خطبہ جمعہ
- 1-55 p.m مشاعرہ
- 3-00 p.m کوئز
- 3-40 p.m انڈونیشین سروس
- 5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، سیرۃ النبیؐ۔ عالمی خبریں
- 6-00 p.m مجلس عرفان
- 8-00 p.m بنگلہ سروس
- 9-00 p.m لجنہ ملاقات
- 10-05 p.m خطبہ جمعہ
- 11-10 p.m جرمن سروس

سوموار 31/ مارچ 2003ء

- 12-10 a.m عربی سروس
- 1-15 a.m چلڈرنز کلاس
- 2-00 a.m مجلس عرفان
- 3-00 a.m مشاعرہ
- 4-00 a.m لجنہ ملاقات
- 5-00 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
- 6-00 a.m چلڈرنز کلاس
- 6-20 a.m مجلس سوال وجواب
- 7-25 a.m کوئز
- 8-10 a.m اردو کلاس
- 9-20 a.m فرانسیسی سروس فرنچ ملاقات 24 مارچ 2003ء
- 10-00 a.m سفر ہم نے کیا
- 11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
- 11-30 a.m لقاء مع العرب
- 12-30 p.m تعارف کتب
- 1-05 p.m گفتگو
- 1-50 p.m مجلس سوال وجواب
- 3-00 p.m کوئز
- 3-30 p.m انڈونیشین سروس
- 4-30 p.m سفر ہم نے کیا
- 5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
- 5-50 p.m اردو کلاس
- 7-00 p.m بنگلہ سروس
- 8-00 p.m فرانسیسی سروس 24 مارچ 2003ء
- 9-05 p.m جرمن سروس
- 10-05 p.m مختلف پروگرام
- 11-10 p.m لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	29 مارچ	زوال آفتاب	12-14
ہفتہ	29 مارچ	غروب آفتاب	6-28
اتوار	30 مارچ	طلوع فجر	4-35
اتوار	30 مارچ	طلوع آفتاب	5-58

مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی بند کی جائے ۔ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی بند کرے نائب امریکی وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پلوامہ میں ہندوؤں کے قتل عام کے بعد چند ماہ میں گزشتہ سال والی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ واشنگٹن کے مفادات داؤ پر لگے ہوئے ہیں۔ امریکہ خطے میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ بھارت ابھرتی ہوئی عالمی طاقت ہے۔ تعلقات مزید مضبوط بنائیں گے۔ گزشتہ ماہ کے دوران پاکستان کے ساتھ تعلقات میں بہت وسعت پیدا ہوئی ہے۔ کابل کے ساتھ مثبت اور سود مند تعلقات قائم کرنے کے لئے اسلام آباد کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

25 ہندوؤں کے قتل کا الزام ۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے ضلع پلوامہ میں 25 ہندوؤں کے قتل کا الزام پاکستان کی کالعدم جیش محمد لشکر طیبہ نامی تنظیموں پر لگایا ہے۔

کارگل۔ پاک بھارت افواج میں کشیدگی۔ کارگل لائن آف کنٹرول پر تعینات پاک بھارت افواج کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ دونوں اطراف سے شدید گولہ باری کا تبادلہ ہوا کارگل کی نواحی بستی لنکور پر تین گولے داغے گئے۔ دھماکہ کی وجہ سے قصبے میں افراتفری مچ گئی۔ کئی لوگوں نے گھبرا کر بنکروں میں پناہ لی۔

61 کروڑ ڈالر کی امداد ۔ اقوام متحدہ ادارہ جاتی اصلاحات کے لئے پاکستان کو 61 کروڑ ڈالر امداد دے گا۔ یورین ڈی اے ایف پروگرام کے تحت غریب خواتین کو معاشرے کے دھارے میں شامل کرنے کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی۔

امریکی مصنوعات کی فروخت میں کمی۔ عراق پر حملے کے بعد پاکستان میں امریکی فاسٹ فوڈ اور دیگر مصنوعات کی فروخت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ کمپنیاں مالی مشکلات کا شکار ہو رہی ہیں۔

چیف اسلحہ انسپکٹر کا بیان ۔ اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ انسپکٹر ہانس بلکس نے اسلحہ انسپکٹروں کو عراق میں کام مکمل کرنے سے قبل واپس بلائے جانے پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی حکومت کو عراق میں ہمارے کام سے تکلیف پہنچی۔ ساڑھے تین ماہ میں کام مکمل کرنا ممکن نہ تھا۔ امریکہ جلد نتائج چاہتا ہے ہم تنقید کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ اقوام متحدہ کے ایک اور سابق چیف اسلحہ انسپکٹر سکاٹ رڈر نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ دم دبا کر عراق سے بھاگے گا۔ امریکہ کے لئے ممکن نہیں کہ بغداد پر قبضہ کر سکے۔

القاعدہ دہشت گرد تنظیم نہیں ۔ مناواں کیس کا تفصیلی فیصلہ جاری کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ پاکستان کے سیکورٹی ایکٹ اور انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت القاعدہ دہشت گرد تنظیم نہیں ہے۔ دہشت گردی سے متعلق قوانین اور سیکورٹی ایکٹ اس بارے میں خاموش ہیں۔

عراق پر حملے کی خبریں

عراق کے مختلف محاذوں پر لڑائی ہو رہی ہے- امریکی فوج کے مطابق اسے ناصریہ میں گھر گھر لڑنا پڑ رہا ہے- امریکی میرین فوجیوں کے ساتھ موجود صحافیوں کا کہنا ہے کہ ناصریہ میں 25 امریکی فوجی زخمی ہو گئے- امریکی فوجی عراقیوں کے ٹھکانوں کا پتہ چلانے کے لئے روشنی کے گولے استعمال کر رہے ہیں- عراقی فوج کے ترجمان جنرل حزم الراوی نے بتایا کہ لڑائی کے دوران بڑی تعداد میں امریکی فوجی ہلاک ہو گئے- انہوں نے کہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور جنگ کے آٹھویں روز میں اس بات کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ دشمن کم از کم مقاصد بھی حاصل نہیں کر سکا- ہم ابھی تک اپنے شہروں کے اندر موجود ہیں لیکن امریکی، برطانوی اور یہودی ذرائع ابلاغ دوسروں کو یہ بتانے کی کوشش کریں رہے ہیں کہ انہوں نے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے-

بغداد کے جنوب میں بصرہ کے نزدیک ری پبلکن گارڈز کے یونٹوں کا پہلی بار پیش قدمی کرنے والے اتحادی فوجیوں سے براہ فرات تصادم ہوا ہے جس میں اتحادی فوج کے کئی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں- ناصریہ میں دریائے فراست عبور کرنے کے اہم مقام کے قریب زبردست جھڑپیں ہوئی ہیں- بصرہ اور نجف میں کنٹرول کیلئے زبردست لڑائی ہو رہی ہے- یہاں عراقی راکٹ حملے میں امریکی کمانڈوز زخمی ہو گئے حملے میں اتحادیوں کے دو ٹینک تباہ ہو گئے- برطانیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اتحادی افواج نے بغداد میں چودہ عراقی ٹینک اور متعدد فوجی گاڑیاں تباہ کر دی ہیں- عراقی دارالحکومت میں یوسفیہ کے مقام پر اتحادی طیاروں نے بمباری کی شہری آبادی کو پھر نشانہ بنایا گیا-

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے پہلی مرتبہ عراق کی جنگ کے بعد عراق میں امریکی حکومت بنانے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے- کانگرس میں یہ منصوبہ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کو اقوام متحدہ سے بھی منظور کروایا جائے گا- بی بی سی کے مطابق انہوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ صدام حکومت کے خاتمے کے بعد عراق میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام کسی حکومت کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا- بلکہ جنگ کے فوراً بعد بغداد میں امریکی جنرل ٹومی فرینکس کی سربراہی میں ایک فوجی حکومت تشکیل دی جائے گی جس کا مقصد جنگ کے بعد ملک میں استحکام بحال کرنا اور امن و امان کا قیام ہوگا- لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اقوام متحدہ اور عرب ممالک جو جنگ کی مخالفت کر رہے ہیں اس امریکی منصوبے کو ماننے کو تیار ہو جائیں گے؟

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع منڈی بہاؤ الدین اور ضلع گجرات کیلئے بھجوا رہا ہے-

(i) توسیع اشاعت الفضل کیلئے نئے خریدار بنانا-

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی-

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایات کی وصولی-

امراء، صدران، مربیان سلسلہ، معلمین و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29